

7492- آئندہ پیش آنے والی مشکلات سے بچنے اور منگیتر کی حالت جاننے کے لیے اس کے ساتھ جانا چاہتی ہے

سوال

میرا سوال ایسے موضوع کے متعلق ہے جس کی وجہ سے مجھے کچھ عرصہ سے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا رہا ہے، تقریباً ایک برس سے مجھے طلاق ہو چکی ہے اور میرا کوئی بچہ بھی نہیں، اب اس واقعہ کو ایک برس مکمل ہو چکا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ:

جس سے میری شادی ہوئی میں اسے شادی سے قبل بالکل نہیں جانتی تھی اس میں نے شادی صرف اس لیے کی کہ میرے والدین کا خیال تھا کہ وہ میرے لیے مناسب رہے گا، جو کچھ میرے ساتھ ہو چکا سو ہو چکا میں نے یہ سوچا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ میں جس سے شادی کروں اسے شادی کرنے سے قبل جان لوں، میرا یہ کوئی مقصد نہیں کہ میں اس کے ساتھ عہد و پیمانہ کرتی رہوں اور اس کے ساتھ گھومتی پھروں۔

بلکہ صرف یہ مقصد ہے کہ اس سے بات چیت اور تعارف ہو جائے تاکہ مجھے یہ علم ہو سکے کہ وہ میرے لیے مناسب بھی ہے کہ نہیں؟ میں جس نکتے کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنے جذبات مجروح نہیں کرنا چاہتی یا پھر یہ نہیں چاہتی کہ ایک بار پھر میرا معاملہ پھر طلاق پر جا کر ختم ہو۔ میرا سوال ہے کہ آیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ لڑکی اپنے لیے خاوند اختیار کر کے اس سے شادی کرے؟ مجھے اس موضوع کی وضاحت کی اشد ضرورت ہے، آپ کے تعاون پر آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کی مشکور رہوں گی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

پسندیدہ جواب

اسلام نے والد کے لیے بیٹی کی شادی کے وقت اجازت یعنی مشروع کی ہے چاہے وہ لڑکی کنواری ہو یا پہلے سے شادی شدہ اور لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رشتہ کے لیے آنے والے مرد کے بارہ میں معلومات حاصل کرے، معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقوں سے اس کے بارہ میں پوچھا جاسکتا ہے۔

مثلاً لڑکی اپنے قریبی رشتہ داروں کو یہ کہے کہ وہ اس مرد کے دوست و احباب سے اس کے متعلق معلومات حاصل کریں کیونکہ دوسروں کی بنسبت اس کے دوسب و احباب جو کہ اس کے قریب رہتے ہیں زیادہ معلومات ہوں گی جو باقی لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوتیں۔

عقد نکاح سے قبل لڑکی کے لیے کسی بھی حالت میں لڑکے سے خلوت کرنی جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے سامنے بے پردہ ہو کر آنا جائز ہے، اور یہ بھی معروف ہے کہ اس طرح کی ملاقاتوں میں لڑکے کی اصلیت اور طبیعت واضح نہیں ہوتی بلکہ وہ تکلف اور مجاہلت سے کام لیتا ہے، اگر وہ لڑکی اس کے ساتھ خلوت بھی کر لے اور باہر بھی چلی جائے پھر بھی اس کی شخصیت اور حقیقت واضح نہیں ہو سکتی۔

بہت ساری لڑکیاں اپنے منگیتروں کے ساتھ باہر نکلنے کی معصیت کرنے کے باوجود بھی کچھ حاصل نہیں کر سکیں بلکہ ان کے اس کام کا انجام انتہائی تکلیف دہ رہا انہیں سوائے معصیت اور خلوت اور اپنا آپ اسے پیش کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔

کتنے ہی شیریں زبان میں کلام کرنے والے اپنی منگیتر کے جذبات سے کھیلنے اور اسے باہر لے کر نکلتے ہیں جس میں وہ اسے اپنا اچھا پہلو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن جب آپ اس کے بارہ میں لوگوں سے پوچھیں اور اس کے حالات کے بارہ میں دوسروں کے احساسات حاصل کریں تو کچھ مختلف قسم کا پہلو سامنے آئے گا۔

اس لیے منگیتر کے ساتھ خلوت اور اس کے ساتھ نکلنے سے بھی یہ مشکل حل نہیں ہوگی، اگر ہم یہ فرض کریں کہ اس میں یہ فائدہ تو ہے کہ اس کی شخصیت نکھر کے سامنے آجاتی ہے، لیکن اس پر جو معصیت اور گناہ مرتب ہوتے ہیں جن کا انجام کوئی اچھا نہیں ہوتا یہ نقصان اس فائدہ سے بہت ہی زیادہ ہے، اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اجنبی مرد کے ساتھ خلوت اور اس کے سامنے کرنے کا حکم دیا ہے، اور منگیتر بھی اجنبی ہی ہے۔

پھر ہم یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک بہت ہی اہم معاملہ نہ بھولیں کہ شرعی عقد نکاح سے کے بعد رخصتی سے قبل عورت کے پاس بہت وقت ہوتا ہے کہ وہ مرد کی شخصیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرے اور اس کے بارہ میں جس چیز کی تحقیق کرنا چاہے کر سکتی ہے، کیونکہ عقد نکاح کے بعد وہ اس سے خلوت بھی کر سکتی ہے اور اس کے ساتھ باہر گھومنے بھی نکل سکتی ہے۔

اگر اس عرصہ میں کسی ایسے معاملے کا انکشاف ہو جائے جسے وہ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تو اس سے خلع حاصل کر سکتی ہے، لیکن جب عقد نکاح سے قبل اس کے بارہ میں اچھے طریقے سے معلومات اکٹھی کر لی جائیں اور لوگوں اور اس کے اقرباء اور دوست و احباب سے پوچھ لیا جائے تو پھر غالب طور پر نتیجہ اچھا ہی نکلتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے لیے اچھائی اور بھلائی اختیار کرے اور آپ جہاں بھی ہوں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائے، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔